



## سوال

والدین کی زندگی میں تقسیم جائیداد

## جواب

زندگی میں تقسیم وراثت کا بیان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والدین اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کو اپنی 4 بیٹیوں اور 3 بیٹوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کیا بیٹیوں کے جہیز کو تقسیم جائیداد میں بھی ملایا جائے گا۔؟ والدین ایسا نہیں چاہتے کہ جہیز کو تقسیم جائیداد میں ملایا جائے۔ اگر صرف ایک بیٹی کو 24 سال پہلے (سن 1990) والدین اپنی جائیداد میں سے ایک مکان رہائش کے لئے دیتے ہیں تو حصہ دیتے وقت (سن 2014) اس مکان کا 24 سال کا کرایہ بھی (حصے میں) شامل کیا جائے گا؟ یہ سود تو نہیں ہوگا۔؟ الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد! پہلی بات تو یہ ہے کہ زندگی میں وراثت تقسیم کرنا شرعاً ناجائز ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ **لَوْ صَيَّرْتُمْ اٰمِنًا اَوْلَادَكُمْ** میں ناکرک اور عتاکرک کے الفاظ سے وضاحت ہوتی ہے۔ نیز ترکہ کی حقیقت میں موت کے بعد چھوڑے ہوئے مال کی قید موجود ہے پھر میراث اور وراثت کے الفاظ بھی زندگی کے ختم ہونے کے بعد پر دلالت کر رہے ہیں تو ان دلائل کی بنا پر انسان اپنے مال کو اپنی اولاد یا دیگر وارثوں میں **لَوْ صَيَّرْتُمْ** الخ کے مطابق تقسیم نہیں کر سکتا ہے۔ ہاں صحیح بخاری میں مروی نعمان بن بشیر والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو بطور عطیہ یا ہبہ دے سکتا ہے (بخاری۔ کتاب الہبۃ وفضلھا والتقریض علیھا۔ باب الہبۃ للولد) لیکن یاد رہے اس عطیہ اور ہبہ میں **لِذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاٰتَمِيْنِ** والا اصول پیش نظر نہیں رکھا جائے گا کیونکہ یہ موت کے بعد میراث و ترکہ کے بارے میں ہے بلکہ زندگی میں اولاد کو عطیہ یا ہبہ کرتے وقت لڑکے اور لڑکی کو برابر برابر دیا جائے گا۔ بیٹیوں کو دیا گیا جہیز ایک تحفہ ہے، اسی طرح بیٹے کو دیا گیا مکان بھی ایک تحفہ شمار ہوگا، لہذا والدین پر ضروری ہے کہ وہ باقی اولاد کو بھی اتنا اتنا تحفہ دیں، پھر باقی جو جائیداد بچے اسے بھی بچوں اور بیٹیوں میں برابر برابر تقسیم کر دیں۔ لیکن یاد رہے کہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے کچھ نہ کچھ اپنے پاس ضرور رکھیں، کیونکہ ممکن ہے بعد میں آپ کو اس کی ضرورت پڑ جائے۔ **حَذَا مَا عِنْدِي وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ**

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث